۷۸۶

وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین

قصیدہ بردہ شریف

از تاج الادباء

حضرت شیخ امام محمد شرف الدین البوصیری

اردو ترجمہ

از

محمد فیاض الدین نظامی

بہزادِ دکن

۱۹۷۱ء

ھدیہ
۳ روپیہ ۸/

طباعت اوّل تعداد تین ہزار

اپریل ۱۹۷۱ء

قیمت تین روپیہ پچاس پیسے

کمل پرنٹرز حیدرآباد

نذرِ عقیدت

اس متبرک قصیدہ کے اردو ترجمہ کو جملہ عاشقانِ رسولِ اکرم سرکار دو عالم صلعم کی خدمت میں بطور نیازِ عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں اور جناب باری تعالےٰ سے دست بدعا ہوں کہ اس مقدس نعت شریف کے پڑھنے والوں اور سُننے والوں پر فیوض و برکات نازل فرمائے اور ان کے مقاصد اور مرادیں پورے فرمائے۔

آمین

کمترین محمد فیاض الدین نظامی

پیش لفظ

ازبرادرم خواجہ حسن ثانی نظامی

انسان مٹی کا ایک پتلا اور خاک کا ایک تودہ ہے جس کو ازل کے دن گمنامی کے پردہ سے رُوح کی چنگاری نے جگایا۔ یہ چنگاری بھی نہیں معلوم کب تک کثافت کے ڈھیر میں چھپی رہتی اور انسان پر ظلمتوں کے پردے پڑے رہتے اگر ایک غیر معین نُور ساری فضا کو روشن نہ کر دیتا اور کچھ ایسے لوگ نہ آتے جنہوں نے کثافتوں کو ہٹا کر ازلی شرارے کو شعلۂ جوالہ بنا دیا۔

حضور محمد (ان پر ہماری روحیں فدا ہو جائیں) صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے دلوں کے چراغ جلائے اور ان میں ایسا سوز پیدا کیا جس کو ہم فخر کے ساتھ اپنے مالک کے قدموں میں پیش کر سکیں گے۔ جب ہم اپنے آقا اور اپنے پیشوا کے احسانات کا تصور کرتے ہیں تو جذبات کے جوش میں ہماری زبانیں گنگ ہو جاتی ہیں اور ہماری روحیں عقیدت کے گیت گاتی ہیں۔ کسی نے کہا تھا:۔

گرو گوبند دونوں کھڑے کا کے لاگوں پائے
بلی ہاری گرو آپ نے جانے گوبند دیو بتائے

"میرے سامنے خدا اور گرو دونوں موجود ہیں۔ ان دونوں میں سے کس کے پاؤں پڑوں؟ مجھے تو اپنے گرو پر سے واری جانا چاہیے جنہوں نے مجھے گوبند کا پتہ بتا دیا۔"

ہر مسلمان کو اپنے آقا محمدؐ سے محبت ہے لیکن برادر محترم فیاض الدین صاحب بہزاد دکن نظامی کا شمار عاشقوں میں ہے۔ اُن کی روح اپنے مرشد اعظمؐ پر سے دیوانہ وار نثار ہونا چاہتی ہے۔ کیوں کہ انہوں نے ہمیں اللہ کا پتہ بتایا تھا۔ اور کس انداز سے بتایا تھا اسے سب جانتے ہیں۔ اللہ سے محمدؐ کے برابر کسی نے محبت نہ کی ہوگی۔ اور کسی پیغمبر کی امت کو اپنے نبی سے ایسا عشق نہ ہوا ہوگا جیسا محمدؐ سے محمد والوں کو ہے۔ بیشمار زبانوں کے نظم و نثر جمالِ محمدی کے ممنونِ احسان ہیں جس کی بدولت ان کو ادبی دولتوں سے مالا مال کیا گیا۔ قصیدہ بردہ شریف بھی انہی کی شانِ مقدس میں ہے جن کا خود خدا شیدا ہے یہ قصیدہ عوام و خواص میں بیحد مقبول ہے

اور ایک بڑے بزرگ حضرت امام شرف الدین بوصیری رحمہ اللہ کی تصنیف ہے۔ اس کی خوبی اور مقبولیت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ اس کے مصنف نے خواب میں حضور اقدس کو یہ قصیدہ سنایا اور آنحضرت صلعم نے اُسے پسند فرمایا۔ "وہ اگر چاہیں تو پھر کیا چاہیے"۔ قصیدہ بردہ شریف عربی میں ہے۔۔ دوسرا تعارف یہ کہ اُن کا عشق حضرت موسیٰ کے زمانے کے چرواہے کا عشق نہیں ہے وہ آرٹسٹ ہیں۔ ہندوستان کے مایۂ ناز آرکیٹکٹ اور ٹاؤن پلانر۔ جن کے جذبِ اندروں کی نمایش موئے قلم کی گردش سے مسلسل ہوتی رہتی ہے۔ لیکن یہاں آکر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ عاشق آرٹسٹ ہو یا چرواہا، جب وہ عشق کی وادی میں قدم رکھتا ہے تو قاعدے قانون کی کتاب بند ہو جاتی ہے۔ موئے قلم اپنی مرضی کا تابع نہیں رہتا اور چاک دامانی میں سب برابر ہو جاتے ہیں! اللہ تعالیٰ سب کو بہزادِ دکن کا سا عشق عطا فرمائے۔ آمین (حسن ثانی نظامی)

حجرۂ قدیم سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی رحمہ اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مترجم

الحمدللہ کہ اللہ پاک نے میری دیرینہ دلی تمنا کو پورا کیا اور اس مبارک قصیدہ کا منظوم ترجمہ مکمل ہوا۔ نہ میں شاعر ہوں نہ زبانِ عربی کا ماہر البتہ نعتوں سے وَالہانہ عقیدت اور رسول کریمؐ کے اس پسندیدہ قصیدہ کی محبت نے بہ طفیلِ غلام غلامانِ آلِ محمدؐ یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچایا۔

عربی ادب کی حیثیت سے یہ قصیدہ فصاحت و بلاغت کا بہترین نمونہ ہے جس کا سمجھنا ہرکس و ناکس کے لئے قدرے دشوار ہے۔ اس لئے میں نے اکثر دوست احباب کی خواہش پر مولانا جامیؒ علیہ الرحمہ کی تقلید میں مصنف کے مضامین اور خیالات کو اسی قافیہ میں اور حتی الوسع اسی ترتیب کے ساتھ زبانِ اُردو میں منتقل کرنے کی کاوش کی ہے تاکہ عوام اس سے استفادہ کر سکیں اور عربی مولود شریف کے ساتھ اس کا اُردو ترجمہ بھی اسی طرز میں پڑھا جائے تاکہ ہر شخص بہ آسانی اس قصیدہ شریف کے معانی اور مطالب کو سمجھ سکے اور اس نعت عظمیٰ سے مستفید اور لطف اندوز ہو۔

مجھے یقینِ کامل ہے کہ یہ ہدیۂ تبریک ہندوستان، پاکستان اور ایران کے علاوہ دوسرے اسلامی ممالک میں مقبول خاص و عام ہوگا۔

عربی قصیدوں کی خصوصیت ہے کہ ان کی ابتدا عشقیہ مضامین سے ہوتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ اصل مضمون کی طرف گریز کرتی ہے جس میں عموماً عاشق اپنے ہجر کی داستان کو بیان کرتا ہے اس کا دل و دماغ محبوب کے تصور میں اس کی بستی اور بارگاہ کے اِرد گِرد گھومتا رہتا ہے کہ میرا معشوق اسی مقام پر رہتا بستا ہوگا۔ یہیں اس کا رین بسیرا ہوگا۔ وہ یہاں کی گلی کوچوں میں چلتا پھرتا ہوگا۔ اپنا بچپن اور جوانی یہیں گزاری ہوگی۔ بقولِ حضرت جگر مراد آبادی :-

وہ کب کے آئے بھی اور گئے بھی نظر میں اب تک سما رہے ہیں
یہ چل رہے ہیں وہ پھر رہے ہیں یہ آ رہے ہیں وہ جا رہے ہیں

وہاں کا ذرہ ذرہ اس کے سامنے ایک حسین منظر پیش کرتا ہے، وہاں کی خاک اس کیلئے صندلِ دردِ سر اور سُرمۂ بینائی کا کام دیتی ہے۔ وہ اسی کشمکش میں آہیں بھرتا اور گریہ و زاری کرتا ہے اور اپنے حسین مرض کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اس کی اس کیفیت کو دیکھ کر اس کے دوست احباب تاڑ جاتے ہیں کہ یہ مریضِ عشق ہے وہ ہر طرح اس کو سمجھاتے اور دلاسا دیتے ہیں جس کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ آخرش وہ ان سب نصیحتوں کی بجائے ان سے التجا کرتا ہے کہ وہ بہ عجز و احترام اس کا سلامِ شوق اور اسکی بے بسی اور دردِ دل کا حال محبوب تک پہنچا دیں بقولِ حضرت جامی علیہ الرحمہ :-

زخستہ عاجز و مسکین و ناتواں جامی ؛ رساں بہ حضرت او اے خدا سلام علیک

اسی طرح اس قصیدہ کے مصنف علیہ الرحمہ اپنے محبوب کا اور محبت کا اظہار کئے بغیر اپنے عالمِ خیال اور دیوانگی میں "مدینۂ منورہ" کے اطراف و اکناف کی پہاڑیوں اور کھنڈروں کوہِ اضم اور موضعِ ذی سلم میں گھومتے رہتے ہیں۔ اندھیری رات میں بجلی کی چمک کے سہارے ان کو دیارِ حبیب کے آثار نظر آجاتے ہیں اور وہ بے تاب ہو جاتے ہیں۔ اب وہ اپنے معشوق کی یاد میں جو دونوں جہاں کا محبوب ہے اپنے آپ کو نہایت حقیر سمجھ کر اپنے نفس کا جائزہ لیتے ہیں اور اس کو تزکیۂ نفس اور آخرت کے لئے کارِ خیر اور عبادتِ الٰہی کی دعوت دیتے ہیں تاکہ سردارِ دو عالم کی سچی محبت کرنے کا حوصلہ پیدا کرے اس لئے کہ ان کو اس پاک نبی علیہ السلام کی ریاضت اور عبادت کا خیال آجاتا ہے اور فرماتے ہیں کہ میں نے اس ذاتِ اقدس کا جن کی محبت کا دم بھرتا ہوں ان کے راست طریقہ کو فراموش کر کے بڑا ظلم کیا ہے۔ جو تمام رات یادِ الٰہی میں مشغول رہتے حتیٰ کہ پائے مبارک ورم کر جاتے اور فاقوں کے سبب سردارِ دو جہاں اپنے شکم مبارک پر پتھر باندھ لیتے :-

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ اَحْيَى الظَّلَامَ اِلٰى ؛ اَنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَرَمِ

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَاءَهُ وَطَوٰى ؛ تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُتْرَفَ الْاَدَمِ

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ ؛ عَنْ نَفْسِهٖ فَاَرَاهَا اَيَّمَا شَمَمِ

حالانکہ بحکمِ خدا پہاڑ سونے کے بنکر آپ پاس حاضر ہوئے کہ آپ کو اپنی طرف متوجہ کریں۔ لیکن آپ نے ان کی طرف کوئی توجہ نہیں فرمائی۔ اب یہاں سے مصنف کیفِ عشقِ احمدیؐ میں ڈوب کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شمایل اور اخلاقِ حمیدہ کے سانچے موتی پرونے لگتے ہیں اور پھر میلاد مبارک و معراج شریف اور معجزات نبویہ کا ذکر نہایت خوبصورتی اور فصاحت سے بیان فرماتے ہیں خصوصاً قرآن کریم جو بجائے خود ایک عالی شان معجزہ ہے اس کی تعریف و توصیف کے بعد غزوات و جہاد اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایثار، وفا، اور بہادری کے بیان کے بعد طلبِ مغفرت اور نہایت موثر مناجات اور درود و سلام پر قصیدہ کو ختم فرماتے ہیں۔ واضح ہو کہ یہ قصیدہ بحرِ بسیط میں ہے۔

مجھے پہلی مرتبہ اس قصیدۂ شریف کو اپنے بچپن میں محترمی حبیب الکاف مرحوم و مغفور کی جماعت سے مولوی قاری نظام الدین صاحب کے پاس جو میرے رشتے کے دادا ہوتے تھے، سننے کا اتفاق ہوا تھا۔ حضرت حبیب الکاف مرحوم کے پڑھنے کا ایسا موثر اور خاص انداز تھا جیسے ایک عاشقِ رسولؐ ہی کا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اسی وقت سے مجھے اس مبارک قصیدے سے دلی محبت ہو گئی۔ اور الحمد للہ آج تک باقی ہے۔ آج کل اُن کے چھوٹے صاحبزادے مولوی حبیب جعفر صاحب بھی اپنی جماعت کے ساتھ بالکل اپنے والد ماجد ہی کے انداز میں پڑھتے ہیں۔ چنانچہ حیدر آباد دکن میں ان کی جماعت نہایت مقبول ہے۔ علاوہ ہندوستان کے یہ قصیدہ تمام ممالک اسلامیہ میں بڑے احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور اس کے پڑھنے اور حفظ کرنے کو باعثِ برکت تصور کیا جاتا ہے چونکہ اس قصیدے کے بزرگ مصنف حضرت امام ابو عبداللہ شرف الدین محمد بن سعید بن حماد بن محسن البوصیری الدلاصی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی عقیدت اور محبت کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گزرانا تھا اور شرفِ قبولیت حاصل کیا تھا اس لئے انشاءاللہ تعالیٰ قیامت تک یہ اسی احترام اور خلوص سے پڑھا اور سُنا جائے گا۔ اور عاشقانِ رسولِ اقدسؐ اس سے اپنی رُوح کی تسکین حاصل کرتے رہیں گے۔

اِس قصیدہ کے مصنف حضرت امام شرف الدین محمد البوصیریؒ ساتویں صدی

ہجری (عہد مغولی) کے ایک نہایت مشہور بلند پایہ عرب شاعر رہ چکے ہیں آپ بمقام ابوصیر (بوصیر) بتاریخ یکم شوال ۶۰۸ھ مطابق ۷ مارچ ۱۲۱۳ء پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے آپ کو البوصیری کہا جاتا ہے۔ حضرت امام سیوطیؒ کی روایت کے مطابق آپ بمقام دِلاص پیدا ہوئے اور بدیں وجہ "الدلاصی" بھی کہتے ہیں۔ البوصیری اور الدلاصی کہلائے جانے کے متعلق ایک دوسری روایت یہ بھی ہے کہ آپ کے والدین میں سے ایک کا تعلق بوصیر سے اور دوسرے کا دِلاص سے تھا۔ اسی وجہ سے آپ کو البوصیری اور الدلاصی دونوں سے منسوب کیا جاتا ہے۔ آپ کی زندگی کے واقعات تاریکی میں ہیں۔ اس سلسلہ میں بہت کم معلومات حاصل ہوسکیں۔ اگر آپ قصیدۂ بردہ شریف کے مصنف نہ ہوتے تو شاید بالکل گمنام ہوجاتے۔ بہرحال بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے اوائل عمر کے تقریباً دس سال بیت المقدس میں گزارے اور پھر مدینۂ منورہ میں سکونت اختیار کی۔ اس کے بعد تقریباً (۱۳) سال بحیثیت معلم قرآن کریم مکۂ معظمہ میں بسر کئے۔ بعد ازاں سرکاری ملازمت کے سلسلہ میں بلبیس میں مقیم ہوئے اور بالآخر حاجی خلیفہ کی روایت کے مطابق ۶۹۴ھ میں اور امام سیوطیؒ کی روایت کے مطابق ۶۹۵ھ اور مقریزی اور ابن شاکر کی روایت کے مطابق ۶۹۶ھ میں بمقام اسکندریہ آپ نے وفات پائی اور بمقام فسطاط حضرت امام شافعیؒ کے مزار کے قریب مدفون ہوئے۔ آپ فنِ خطاطی کے بڑے ماہر تھے، کتابوں کی نقل کر کے اپنی روزی پیدا کیا کرتے تھے۔ شعر و ادب میں بلند مرتبہ حاصل کیا۔ آپ کے بلند پایہ دیوان کا نام "دیوانِ بوصیری" ہے جو قاہرہ سے طبع ہوا جس میں کئی قصاید اور نظمیں شامل ہیں ان سب میں قصیدۂ ہمزیہ کے علاوہ زیادہ مشہور اور مقبول قصیدہ:-

اَلْكَوَاكِبُ الدُّرِّيَّةُ فِي مَدْحِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ

ہے جو قصیدہ بُردہ شریف کے نام گرامی سے موسوم و مشہور ہے جس کی متعدد شرحیں عربی، فارسی، اردو، لاطینی اور فرانسیسی زبانوں میں لکھی جاچکی ہیں جس کا لاطینی ترجمہ:-

• *Carmen Mysticum Borda Dictum.*
ڈاکٹر محمد راحت اللہ خاں مرحوم مہتمم کتب خانہ آصفیہ (اسٹیٹ لائبریری) نے ازراہِ مہربانی

• ۱۷۶۰ء

مجھے دکھایا تھا۔ یہ قصیدہ نہ صرف ہندوستان بلکہ عرب ممالک میں بھی بہت مشہور ہے۔ اس قصیدہ کو میں نے ۱۹۵۶ء میں مسجد نبوی کی چھت کے گنبدوں میں نہایت خوشخط لکھا ہوا دیکھا ہے۔ اس سے قصیدہ کی مقبولیت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ یہ قصیدہ اپنی ادبی لطافتوں اور نزاکتوں اور سلاست و روانی کے قطع نظر اعلیٰ خصوصیات اور بڑے ہی فیوض و برکات کا حامل ہے۔ جن حالات میں یہ قصیدہ شریف لکھا گیا اس کی وجہ اس کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہو گئی ہے۔ آپ مشہور صوفیٔ وقت ابو العباس احمد المرسی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہوئے اور آپ ان کے درس میں شریک ہوا کرتے تھے۔ فنِ حدیث میں کافی عبور تھا اور زبردست ماہر سمجھے جاتے تھے۔

اس قصیدے کی وجہ تصنیف کے متعلق خود حضرت امام بوصیریؒ فرماتے ہیں کہ مجھ پر فالج کا شدید حملہ ہوا۔ میرا نصف جسم بالکل بے حس و حرکت ہو گیا تھا۔ بہت کچھ علاج کروایا لیکن کسی علاج سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوا۔ انتہائی مایوسی کی حالت میں مَیں نے ارادہ کیا کہ نبی کریم صلعم کی مدح میں ایک قصیدہ لکھوں اور اس کے توسط سے بارگاہِ رب العزت میں صحت کے لئے دعا کروں۔ اللہ جل شانہٗ نے میرے اس ارادے کو پورا فرمایا اور میری دعا قبول فرمائی۔ چنانچہ میں نے قصیدہ لکھنا شروع کیا۔ قصیدے کے ختم پر مجھے نیند آگئی۔ خواب میں دیکھتا ہوں کہ نبی کریم صلعم تشریف فرما ہیں۔ آپؐ نے اپنے دستِ مبارک کو میرے جسم پر پھیرا اور اپنی چادر ڈال دی۔ معاً مجھے صحت ہو گئی۔ میں نیند سے چونکا اور اپنے آپ کو کھڑے ہونے اور حرکت کرنے کے قابل پایا۔ صبح جب میں باہر نکلا تو میری ایک درویش سے ملاقات ہوئی جو میرے لئے اجنبی تھا۔ اور اس نے مجھ سے وہ قصیدہ سنانے کی خواہش کی جس میں مَیں نے نبی کریم صلعم کی مدح کی ہے۔ حالانکہ میرے اس قصیدہ کا ابھی کسی کو علم نہیں ہوا تھا۔ میں نے اس بزرگ درویش سے دریافت کیا کونسا مدحیہ قصیدہ سننا چاہتے ہو۔ کہنے لگا وہ قصیدہ جس کی ابتدا:-

أَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِيْ سَلَمٍ

سے ہوتی ہے۔ پھر وہ کہنے لگا۔ بخدا کل شب میں نے تمہیں اس قصیدے کو رسول انورؐ کے دربار میں پڑھتے سنا ہے۔ میں نے یہ قصیدہ اس کے حوالے کر دیا لوگوں میں اس واقعہ

کا بڑا چرچا ہوا۔ حتیٰ کہ وزیرِ وقت الصاحب بہاؤالدین کو بھی اس کی اطلاع ملی۔ وہ اس واقعہ سے اس قدر متاثر ہوا کہ اس نے اس قصیدے کو نقل کروایا اور یہ عہد کیا کہ وہ ہمیشہ اس قصیدہ کو اس حالت میں سنے گا کہ وہ کھڑا ہوا ہو، پیر برہنہ ہو اور سر ڈھکا ہوا ہو۔ چنانچہ وہ اس قصیدہ کو اسی حالت میں بکثرت سنا کرتا تھا۔ وہ اور اس کا خاندان ہمیشہ اس قصیدہ کی بدولت دینی اور دنیوی فیوض و برکات سے مستفید ہوتے رہے۔

اگر اس مبارک قصیدہ کو بہ آداب و احترام تلاوت کریں تو انشاءاللہ تعالےٰ ہر شخص اس کے لاجواب فیوض و برکات سے مستفید ہوگا۔ لہٰذا باطہارت ہونا۔ صحتِ الفاظ و اعراب کو ملحوظ رکھنا اور معنی پر توجہ مبذول رکھنا نہایت ضروری ہے۔ قصیدہ شروع کرنے سے قبل اِن اشعار کا پڑھنا احسن ہے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٍ ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمِ
مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

خصوصاً دوسری بیت کے متعلق روایت ہے کہ سرکارِ دو عالمؐ نے قصیدہ کو سُننے کے بعد خود یہ بیت ارشاد فرمائی۔ اسی لئے قصیدہ کے درمیان وقفہ وقفہ سے اس کا دُہرانا باعثِ برکت ہے۔ بلکہ بعض بزرگانِ کرام اور عاشقانِ رسولؐ نے تو حضرت سعدی علیہ الرحمۃ کے مشہور نعتیہ اشعار :- بَلَغَ الْعُلٰی بِكَمَالِہٖ .... کے ورد کی بھی سفارش کی ہے۔

۱۹۶۰ء میں دوسری مرتبہ جب کہ میں حرمین الشریفین میں حج و زیارت کی غرض سے حاضر ہوا تھا تو الحمدللہ مجھے بھی اپنے اُردو ترجمے کو بارگاہِ نبویؐ میں شروع سے آخر تک گزراننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ خدا کرے کہ میرے اس ترجمے کو سرکارؐ کے دربار سے شرفِ قبولیت عطا ہو اور یہ بھی عربی اور فارسی کی طرح برکتوں کا حامل ہو جائے۔

مصنفِ قصیدۂ بُردہ شریف کے حالات جمع کرنے کے سلسلے میں میرے مرحوم

دوست ڈاکٹر محمد راحت اللہ خاں سابق مہتمم کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن نے میری مدد فرمائی تھی۔ اللہ پاک انہیں جنت نصیب کرے۔ ان کے علاوہ محترمہ محمدی بیگم صاحبہ (بیگم جمیل حسین مرحوم)۔ پروفیسر خواجہ حمید الدین صاحب شاہدؔ علامہ مولوی محمد منیر الدین صاحب خطیب مکہ مسجد حیدرآباد اور مولوی طاہر علی خاں صاحب مسلّم کا ممنون ہوں کہ ان احباب نے عربی، فارسی اور اردو اشعار کی تصحیح فرمائی ان تمام اصحاب کا بھی دلی شکریہ جنہوں نے اس کارِ خیر میں میری حوصلہ افزائی اور مدد فرمائی۔

میں نے متعدد عربی، فارسی اور اردو ترجموں سے استفادہ کیا ہے مثلاً عربی ترجمہ عطر الوردہ فی شرح البردہ از مولوی ذوالفقار علی صاحب دیوبندی۔ دیوان البوصیری استاذ از محمد سید گیلانی۔ فارسی ترجمہ از حضرت جامی رحمۃ اللہ علیہ۔ اردو ترجمہ از خاں صاحب پیرزادہ مولوی محمد حسین خاں صاحب سابق جج ہائیکورٹ جموں و کشمیر۔ شرح قصیدۂ بردہ از مولوی عبدالخالق خاں صاحب۔ افغانی اور اردو ترجمہ شمیمہ وردہ از مولوی محمد اسد اللہ حسین صاحب قادری۔

اس کتاب کے شائع ہونے کے بعد جب میں نے اس کا ایک نسخہ محترمی مفتی مولوی رحیم الدین صاحب سابق شیخ الادب جامعہ نظامیہ کی خدمت میں پیش کیا تو مولانا نے بھی چند غلطیاں درست فرمایا۔ جس کے لئے میں صاحب ممدوح کا بھی نہایت مشکور ہوں۔

مولوی سید تقی الدین صاحب خوشنویس نے جس عقیدت و دلچسپی سے قصائد مبارک کی کتابت فرمائی وہ قابلِ قدر و تحسین ہے۔

جزاھم اللہ فی الدارین خیرا فقط

محمد فیاض الدین نظامی

نحمدہٗ و نصلی علیٰ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ رسولہ الکریم

اَمِنۡ تَذَکُّرِ جِیۡرَانٍ بِذِیۡ سَلَمٍ
مَزَجۡتَ دَمۡعًا جَرٰی مِنۡ مُّقۡلَۃٍ بِدَمٖ

کیا تمھیں یاد آ گئے ہمسایگانِ ذی سلمؔ
خون کے آنسو جو آنکھوں سے رواں ہیں دمبدم

۱۔ ذی سلم موضع درمیان مکہ معظمہ و مدینہ منورہ

۲

اَمۡ ھَبَّتِ الرِّیۡحُ مِنۡ تِلۡقَآءِ کَاظِمَۃٍ
وَاَوۡمَضَ الۡبَرۡقُ فِی الظَّلۡمَآءِ مِنۡ اِضَمٖ

یا صبا لائی ہے سمتِ کاظمہؔ سے اک پیام
یا ہوا بجلی سے روشن رات میں کوہِ اضمؔ

۲۔ کاظمہ مدینہ منورہ کے نزدیک

۳۔ اضم مدینہ کے پاس ایک پہاڑی کا نام

۳

فمالعینیک ان قلت اکففا ہمتا
ومالقلبک ان قلت استفق یہم

کیا ہوا آنکھوں کو تیری رو رہی ہیں زار زار
کیا ہوا دل کو ترے کیوں اس قدر کھاتا ہے غم

۴

ایحسب الصب ان الحب منکتم
ما بین منسجم منہ ومضطرم

ہے عبث تیرا گماں چھپتا نہیں ہے رازِ عشق
اس کو افشا کر رہے ہیں سوزِ دل اور چشمِ نم

۵

لَوْلَا الْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰى طَلَلٍ

وَلَا اَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

یوں نہ ویرانوں پہ رُوتا گر نہ ہوتا سوزِ عشق

مضطرب کرتے نہ تجھ کو قصۂ بان و علم

۶

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ

بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

عشق سے انکار کرنا تیرا ممکن ہی نہیں

ہیں گواہِ معتبر صورت تری اور چشمِ نم

۷

وَاَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّیْ عَبْرَۃٍ وَّضَنًی

مِّثْلَ الْبَھَارِ عَلٰی خَدَّیْكَ وَالْعَنَمِ

خطِ اشک اور لاغری نے عشق ثابت کر دیا

زرد رخساروں پہ گویا سرخیِ شاخِ عَنَم

۸

نَعَمْ سَرٰی طَیْفُ مَنْ اَھْوٰی فَاَرَّقَنِیْ

وَالْحُبُّ یَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ

ہاں خیالِ یار نے مجھ کو جگایا رات بھر

لذتوں کو کر دیا ہے عشق نے رنج و الم

۹

يَا لَائِمِي فِي الْهَوَى الْعُذْرِيِّ مَعْذِرَةً

مِنِّي إِلَيْكَ وَلَوْ أَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

ناصحا تو عشق میں کر معذرت میری قبول

ہے اگر انصاف تجھ میں کر نہ مجھ پر یہ ستم

۱۰

عَدَتْكَ حَالِي لَا سِرِّي بِمُسْتَتِرٍ

عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِي بِمُنْحَسِمِ

اب تو واقف ہو چکے اغیار بھی تیرے سوا

درد میرا ہو نہیں سکتا کسی صورت سے کم

۱۱

مَحَضْتَنِی النُّصْحَ لٰکِنْ لَّسْتُ اَسْمَعُہٗ

اِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِیْ صَمَمِ

تھی نصیحت خوب لیکن اس کو سنتا کس طرح

ناصحا عاشق کے حق میں ہے سماعت کا لعدم

بہرا پن

۱۲

اِنِّیْ اتَّھَمْتُ نَصِیْحَ الشَّیْبِ فِیْ عَذَلِیْ

وَالشَّیْبُ اَبْعَدُ فِیْ نُصْحٍ عَنِ التُّھَمِ

تھی ضعیفی کی نصیحت پھر بھی دل بدظن ہوا

گو نصیحت میں ضعیفی ہے بہت دُور از تہم

۱۳

فَاِنَّ اَمَّارَتِیْ بِالسُّوْءِ مَا اتَّعَظَتْ

مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِیْرِ الشَّیْبِ وَالْهَرَمِ

نفس اَمّارہ نے نادانی سے کچھ پروا نہ کی

یوں تو پیری کی نصیحت تھی نہایت محترم

۱۴

وَلَا اَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِیْلِ قِرٰی

ضَیْفٍ اَلَمَّ بِرَاْسِیْ غَیْرَ مُحْتَشِمِ

نیکیوں سے میں نے اس مہمان کی خاطر نہ کی

آن پہنچی جب ضعیفی سر پہ میرے ایکدم

۱۵

لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنِّيْ مَا أُوَقِّرُهُ

كَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِيْ مِنْهُ بِالْكَتَمِ

کاش میں پہچانتا توقیر اس مہمان کی

پس چھپا لیتا سفیدی سر کی از رنگِ کتمؔ

؎ خضاب

۱۶

مَنْ لِّيْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِنْ غَوَايَتِهَا

كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ

کون ہے جو نفسِ سرکش کو مرے یوں پھیر دے

روکتے ہیں جیسے گھوڑوں کو لگاموں سے ہم

۱۷

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِیْ کَسْرَ شَهْوَتِهَا
اِنَّ الطَّعَامَ یُقَوِّیْ شَهْوَةَ النَّهِمِ

نفس کی خواہش گناہوں سے نہیں ہوتی ہے دُور
جس طرح جُوعُ البقر میں پُر نہیں ہوتا شکم

۱۸

وَالنَّفْسُ کَالطِّفْلِ اِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰی
حُبِّ الرَّضَاعِ وَاِنْ تَفْطِمْهُ یَنْفَطِمِ

نفس کی ہیں عادتیں مانندِ طفلِ شیر خوار
دُودھ پیتا جائیگا جب تک چھڑائینگے نہ ہم (دودھ چھوڑ دے)

١٩

فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّيَهُ

اِنَّ الْهَوٰى مَا تَوَلّٰى يُصْمِ اَوْ يَصِمِ

خواہشوں کو روک ہرگز نفس کا تابع نہ ہو

تا نہ کر دے ختم یا پھر عیب والا کم سے کم

٢٠

وَرَاعِهَا وَهِيَ فِي الْاَعْمَالِ سَآئِمَةٌ

وَاِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰى فَلَا تُسِمِ

مت چرا

باز رکھ حُسنِ عمل کو لذّتِ تشہیر سے

اِس چراگاہِ ہوس سے دُور رکھ اپنا قدم

٢١

كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِّلْمَرْءِ قَاتِلَةً

مِنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ اَنَّ السَّمَّ فِي الدَّسَمِ

چکنی غذا

لذتیں چکنی غذا کی زہرِ قاتل تھیں مگر

کھانیوالے نے نہ جانا اس میں پوشیدہ ہے سم

٢٢

وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوْعٍ وَّمِنْ شِبَعٍ

فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

مکر سے کر خوف ان کے شکم سیری ہو کہ بھوک

آفتیں خالی شکم کی کچھ نہیں سیری سے کم

۲۳

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ

مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

ان گناہوں کو جو آنکھوں میں بسے ہیں دور کر

ہو پشیماں اور بہا اشکِ ندامت دمبدم

۲۴

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا

وَإِنْ هُمَا مَحَضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

نفس و شیطاں کا مخالف بن نہ مان ان کا کہا

اُن کی اچھی بھی نصیحت جھوٹ سے کیا کچھ ہے کم

۲۵

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَّلَا حَكَمًا
فَاَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

تو نہ کر اُن کی اطاعت ہوں یہ حاکم یا عدو
جانتا ہے خوب تو مکرِ عدو و مکرِ حکم

۲۶

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ
لَقَدْ نَسَبْتُ بِہٖ نَسْلًا لِّذِیْ عُقُمٍ

بانجھ عورت

مجھ کو قولِ بے عمل سے توبہ کرنی چاہئے
گویا بانجھ عورت سے امیدِ نسل رکھتے ہیں ہم

۲۷

اَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَّا ائْتَمَرْتُ بِهٖ

وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِيْ لَكَ اسْتَقِمِ

کی نصیحت دوسروں کو اور رہیں خود بے عمل

ہو نصیحت کا اثر کیا بے عمل جب خود ہیں ہم

۲۸

وَلَا تَزَوَّدْتُّ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً

وَلَمْ اُصَلِّ سِوٰی فَرْضٍ وَلَمْ اَصُمِ

زادِ راہِ آخرت اک نفل کا بھی تو نہیں

جز نمازِ فرض و روزہ کچھ نہیں رکھتے ہیں ہم

۲۹

ظَلَمَتْ سُنَّةَ مَنْ اَحْیَی الظَّلَامَ اِلٰی

اَنِ اشْتَکَتْ قَدَمَاہُ الضُّرَّ مِنْ وَرَمٖ

سُنّتِ بیداریِ شب پر کیا میں نے ستم

طاعتِ شب کے سبب تھا جنکے قدموں پر ورم

۳۰

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَآءَہٗ وَطَوٰی

تَحْتَ الْحِجَارَۃِ کَشْحًا مُّتْرَفَ الْاَدَمِ

بھوک کی شدّت کے باعث اور فاقوں کے سبب

آپؐ نے پتھر سے باندھا نازپروردہ شکم

۳۱

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ

عَنْ نَفْسِهٖ فَأَرَاهَا أَيَّمَا شَمَمٍ

زر کے بن کر جب پہاڑ آئے کہ مائل ہوں حضورؐ

کچھ توجہ تک نہ کی تھے آپؐ وہ عالی ہمم

بلند ہمتی

۳۲

وَأَكَّدَتْ زُهْدَهُ فِيهَا ضَرُورَتُهُ

إِنَّ الضَّرُورَةَ لَا تَعْدُو عَلَى الْعِصَمِ

ایسی حاجت پر بھی تقوے کو کیا مضبوط تر

سچ ہے حاجت غالب آسکتی نہیں جب ہو عِصَمؑ

۳۳

وَكَيْفَ تَدْعُو اِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ مَنْ

لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

کیا کرے مائل ضرورت ان کو دُنیا کی طرف

گر نہ ہوتے آپ تو دنیا بھی ہوتی کالعدم

۳۴

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ

وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

ہیں محمد سیدِ کونین شاہِ جن و انس

اور شہنشاہِ دو عالم مالکِ عرب و عجم

٣٥

نَبِیُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِیْ فَلَا اَحَدٌ

اَبَرَّ فِیْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

امر و ناہی کے پیمبر ہیں نہیں اُن کا جواب

ہیں نہایت صاف گو وہ قول "لا" ہو یا "نعم"

٣٦

هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ

لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

اچانک آنے والی

وہ حبیب ایسے ہیں جن سے ہے شفاعت کی امید

ہوں گی نازل آفتیں پیش آئیں گے جب رنج و غم

٣٧

دَعَا اِلَی اللّٰہِ فَالْمُسْتَمْسِکُوْنَ بِہٖ

مُسْتَمْسِکُوْنَ بِحَبْلٍ غَیْرِ مُنْفَصِمِ

دعوتِ حق آپ نے دی اور کیا جس نے قبول

اُس نے ایسی ڈور تھامی جو نہ ہوگی منفصِم

٣٨

فَاقَ النَّبِیِّیْنَ فِیْ خَلْقٍ وَّفِیْ خُلُقٍ

وَّلَمْ یُدَانُوْہُ فِیْ عِلْمٍ وَّلَا کَرَمِ

سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے خَلق میں اور خُلق میں

انبیا میں سب سے اکمل آپ کا علم و کرم

۳۹

وَكُلُّهُمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

انبیاؑ سب ملتمس ہیں تاکہ مل جائے انھیں
ایک جرعہ بحر سے یا قطرہ از ابرِ کرم

۴۰

وَوَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ
مِنْ نُّقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

اپنے حدِّ مرتبہ پر سب کھڑے ہیں روبرو
جیسے نقطہ حرف میں اعراب لفظوں میں ہم

۴۱

فَهُوَ الَّذِی تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهٗ
ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِیْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

صورت و سیرت میں ہیں سرکارؐ عالی مرتبت
اِس لئے اُن کو کیا حق نے حبیبِ محترم

۴۲

مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْكٍ فِیْ مَحَاسِنِهٖ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِیْهِ غَیْرُ مُنْقَسِمِ

کوئی عالم میں نہیں ان کا محاسن میں شریک
حسن میں جوہر ہے یکتا جو نہ ہوگا منقسم

۴۳

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّھِمْ

وَاحْکُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْہِ وَاحْتَکِمِ

جو نصاریٰ نے کہا عیسیٰؑ کے حق میں تو نہ کہہ

جس قدر ممکن ہو کر مدحِ نبیِؐ محترم

۴۴

وَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ

وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

جو شرف ہو ذاتِ اقدس کی طرف منسوب کر

جتنی عظمت چاہئے کر شانِ والا میں رقم

۴۵

فَاِنَّ فَضۡلَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ لَیۡسَ لَہٗ
حَدٌّ فَیُعۡرِبَ عَنۡہُ نَاطِقٌ بِفَمِ

حد نہیں ہے کوئی حضرت کے کمال و فضل کی
ہو بیاں کس مُنہ سے توصیفِ شہِ خیر الامم

۴۶

لَوۡنَاسَبَتۡ قَدۡرَہٗ اٰیَاتُہٗ عِظَمًا
اَحۡیَی اسۡمُہٗ حِیۡنَ یُدۡعٰی دَارِسَ الرِّمَمِ

اُن کی عظمت کے برابر معجزے ہوتے اگر
ہوتے زندہ نام سے سب استخواں ہائے رمم

۴۷

لَمْ یَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْیَی الْعُقُولُ بِہٖ

حِرْصًا عَلَیْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَہِمِ

باز رکھا امتحاں سے حبس سے عاجز ہو سمجھ

مہربانی کی نہ بچتے یوں گمان و شک سے ہم

۴۸

اَعْیَی الْوَرٰی فَھْمُ مَعْنَاہُ فَلَیْسَ یُرٰی

لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْفَحِمِ

سرِّ باطن کی حقیقت نے کیا خلقت کو دنگ

دور سے نزدیک سے بس فہم بھی ہے منفحم

۴۹

كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ

صَغِيْرَةً وَّتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ اَمَمٍ

وہ ہیں مثلِ شمس جو ظاہر ہو چھوٹا دور سے

اور آنکھیں قرب سے ہوتی ہیں خیرہ ایکدم

۵۰

وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيْقَتَهٗ

قَوْمٌ نِّيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

اہلِ دنیا کس طرح ان کی حقیقت پا سکے

خوابِ غفلت میں ہیں گویا قومِ خوابیدہ ہیں ہم

۵۱

فَمَبۡلَغُ الۡعِلۡمِ فِيۡهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ

وَاَنَّهٗ خَيۡرُ خَلۡقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

(یہ مصرعہ سرکار دو عالم نے خود ارشاد فرمایا ہے)

انتہائے علم کہتی ہے وہ ہیں خیر البشر

جملہ مخلوقات میں رکھتے ہیں وہ شانِ اتم

۵۲

وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الۡكِرَامُ بِهَا

فَاِنَّمَا اتَّصَلَتۡ مِنۡ نُوۡرِهٖ بِهِمِ

جو رسولانِ جلیل القدر کے تھے معجزے

آپ ہی کے نور سے پایا تھا سب نے یہ کرم

۵۳

فَاِنَّہٗ شَمسُ فَضلٍ ھُم کَوَاکِبُھَا
یُظھِرنَ اَنوَارَھَا لِلنَّاسِ فِی الظُّلَمِ

آفتابِ فضل ہیں وہ سب ستارے انبیا
کرتے ہیں ظلمت میں ظاہر سب پہ انوارِ کرم

۵۴

حَتّٰی اِذَا طَلَعَت فِی الکَونِ عَمَّ ھُدَا
ھَا العٰلَمِینَ وَاَحیَت سَائِرَ الاُمَمِ

ہو گیا خورشید روشن اور منور سب جہاں
آپؐ کے نورِ ہدایت سے ہوئیں زندہ امم

۵۵

أَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهُ خُلُقٌ

بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

کیا عظیم الخلق صورت ہے مزین خلق سے

حسنِ صورت مشتمل ہے خندہ روئی سے بہم

۵۶

كَالزَّهْرِ فِي تَرَفٍ وَّالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ

وَالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَّالدَّهْرِ فِي هِمَمِ

تازگی میں ہیں وہ غنچہ اور شرف میں مثلِ بدر

دہر میں ہمت ہیں اور بخشش میں دریائے کرم

۵۷

كَأَنَّهُ وَهُوَ فَرْدٌ مِّنْ جَلَالَتِهِ

فِي عَسْكَرٍ حِينَ تَلْقَاهُ وَفِي حَشَمِ

ہیں جلال و رعب میں سرکارِ عالی بے نظیر

جیسے گرد و پیش رکھتا ہے کوئی فوج و حشم

۵۸

كَأَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُونُ فِي صَدَفٍ

مِنْ مَّعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمِ

ہیں وہ دندانِ مبارک مثلِ موتی سیپ میں

معدنِ نطق و تبسّم ہے وہ دہنِ محترم

۵۹

لَا طِيبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ أَعْظُمَهُ

طُوبٰى لِمُنْتَشِقٍ مِّنْهُ وَمُلْتَثِمِ

ہے وہ خوش قسمت جو سونگھے اور بوسہ دے اُسے

اے خوشا خوشبوئے خاکِ تربتِ شاہِ اُمم

۶۰

اَبَانَ مَوْلِدُهُ عَنْ طِيبِ عُنْصُرِهِ

يَا طِيبَ مُبْتَدَإٍ مِّنْهُ وَمُخْتَتَمِ

اُن کی پیدائش سے ساری خوبیاں ظاہر ہوئیں

پاک اُن کی ابتدا اور پاک اُن کا مختتم

۶۱

يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيهِ الْفُرْسُ أَنَّهُمُ

قَدْ أُنْذِرُوا بِحُلُولِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

اہلِ فارس کو ولادت کی خبر جب مل گئی

ہو گئے دہشت زدہ اور چھا گیا رنج و الم

۶۲

وَبَاتَ إِيوَانُ كِسْرَى وَهُوَ مُنْصَدِعٌ

كَشَمْلِ أَصْحَابِ كِسْرَى غَيْرَ مُلْتَئِمِ

قصرِ کسریٰ گر پڑا اور پارہ پارہ ہو گیا

اور پراگندہ ہوئے کسریٰ کے ساتھی ایکدم

۶۳

وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْاَنْفَاسِ مِنْ اَسَفٍ

عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمٍ

آتشِ فارس نے ٹھنڈی سانس لی افسوس سے (پریشانی)

نہر بھی چشموں کو بھولی از رہِ اندوہ و غم

۶۴

وَسَآءَ سَاوَةَ اَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا

وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِيْنَ ظَمِيْ

اہلِ ساوہ تھے پریشاں خشک چشمے دیکھ کر

لوٹتے تھے گھاٹ سے غصے میں پیاسے پُر اَلم

۶۵

كَانَ بِالنَّارِ مَا بِالْمَآءِ مِنْ بَلَلٍ

حُزْنًا وَّ بِالْمَآءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمٖ

پانی پانی ہو گئی تھی آگ مارے رنج کے

اور پانی ہو گیا تھا آتشیں از سوزِ غم

۶۶

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْاَنْوَارُ سَاطِعَةٌ

وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَّعْنًى وَّمِنْ كَلِمٖ

کی فغاں جنات نے انوار بھی چمکے ادھر

نورِ حق روشن ہوا الفاظ و معنیٰ سے بہم

٦٧

عَمُوا وَصَمُّوا فَاِعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ

تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْاِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

اندھے اور بہرے تھے سنتے کس طرح خوشخبریاں

بلکہ خوفِ برق بھی ان کو نہ تھا از رنج و غم

٦٨

مِنْ بَعْدِ مَا اَخْبَرَ الْاَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ

بِاَنَّ دِيْنَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ

دی خبر اقوام کے سب کاہنوں نے بعد ازاں

دین اُن کے ہو گئے باطل ہوئے سب کالعدم

وَبَعْدَ مَاعَاینُوا فِی الْاُفُقِ مِنْ شُهُبٍ

مُنْقَضَّۃٍ وَّفْقَ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ صَنَمِ

بعد ازاں یوں ٹوٹتے تاروں کو دیکھا چرخ نے

اور منہ کے بل گرے سب سرنگوں ہو کر صنم

۷۰

حَتّٰی غَدَا عَنْ طَرِیْقِ الْوَحْیِ مُنْهَزِمٌ

مِّنَ الشَّیَاطِیْنِ یَقْفُوْا اِثْرَ مُنْهَزِمِ

بھاگتے تھے راستے سے وحی کے شیطاں یوں

ایک پیچھے دوسرے کے سر پہ رکھ اپنا قدم

۷۱

كَأَنَّهُمْ هَرَبًا أَبْطَالُ أَبْرَهَةٍ

أَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَصٰى مِنْ رَّاحَتَيْهِ رُمِيْ

تھا وہ لشکر ابرھہ کا یا پراگندہ سی فوج

سنگریزے جن پہ پھینکے تھے یدِ شاہِ اُمم

۷۲

نَبْذًا بِهٖ بَعْدَ تَسْبِيْحٍ بِبَطْنِهِمَا

نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ أَحْشَاءِ مُلْتَقِمِ

لیکے نام اللہ کا پھینکا جو کنکر آپ نے

حضرتِ یونسؑ کو اگلا جیسے ماہی کا شکم

۷۳

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً

تَمْشِيْ اِلَيْهِ عَلٰے سَاقٍ بِلَا قَدَمِ

سر جھکائے آپؐ کی دعوت پہ اشجار آ گئے

پیڑ سے چلتے ہوئے رکھتے نہ تھے گو وہ قدم

۷۴

كَاَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا كَتَبَتْ

فُرُوْعُهَا مِنْ بَدِيْعِ الْخَطِّ فِي اللَّقَمِ

در میانی راہ

ان درختوں نے لکیریں خوب کھینچیں اور لکھا

ڈالیوں سے اپنی وسطِ راہ میں با پیچ و خم

۷۵

مِثْلَ الْغَمَامَةِ اَنّٰی سَارَ سَائِرَۃً
تَقِیْہِ حَرَّ وَطِیْسٍ لِّلْھَجِیْرِ حَمِیْ

ابر کے مانند وہ سایہ فگن تھے آپ پر
تا بچائے گرم موسم کی حرارت سے بہم

۷۶

اَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ اِنَّ لَہٗ
مِنْ قَلْبِہٖ نِسْبَۃً مَّبْرُوْرَۃَ الْقَسَمِ

قلبِ پاکِ مصطفےٰ سے چاند کو نسبت ہے خاص
ماہِ منشق کی قسم کھاتا ہوں میں سچی قسم

۷۷

وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَّمِنْ كَرَمٍ

وَكُلُّ طَرْفٍ مِّنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِى

کیا نظر آتا انھیں کفّار تھے سب کور چشم

غار میں جو ہو گئے تھے جمع با خیر و کرم

۷۸

فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيقُ لَمْ يَرِمَا

وَهُمْ يَقُولُونَ مَا بِالْغَارِ مِنْ اَرِمٍ

صدق اور صدیق اکبر غار ہی میں تھے چھپے

غار میں کوئی نہیں کفار کہتے تھے ہم

۷۹

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوتَ عَلٰی

خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

دیکھ کر انڈے کبوتر کے اُدھر مکڑی کا جال

تھا گماں کفار کو اس میں نہیں شاہِ امم

۸۰

وِقَايَةُ اللّٰهِ اَغْنَتْ عَنْ مُّضَاعَفَةٍ

مِّنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْاُطُمِ

کی حفاظت آپؐ کی ایسی خدائے پاک نے

زرہ اور قلعوں سے مستغنی ہوئے شاہِ امم

٨١

مَا سَامَنِی الدَّهرُ ضَیمًا وَّاستَجَرتُ بِهٖ

اِلَّا وَنِلتُ جِوَارًا مِّنهُ لَم یُضَمِ

جب زمانے نے ستایا میں نے لی اُن کی پناہ

جب ملی اُن کی مدد بس دور تھا سب رنج و غم

٨٢

وَلَا التَمَستُ غِنَی الدَّارَینِ مِن یَّدِهٖ

اِلَّا استَلَمتُ النَّدٰی مِن خَیرِ مُستَلَمِ

دستِ اقدس سے طلب کی دین و دنیا جب کبھی

سرفرازی ہو گئی جب مل گیا دستِ کرم

۸۳

لَاتُنْکِرِ الْوَحْیَ مِنْ رُّؤْیَاہُ اِنَّ لَہٗ
قَلْبًا اِذَا نَامَتِ الْعَیْنَانِ لَمْ یَنَمِ

اس وحی کا تو نہ منکر ہو جو آئے خواب میں
آنکھیں سوتی تھیں مگر رہتا تھا دل بیدار ہم

۸۴

فَذَاکَ حِیْنَ بُلُوْغٍ مِّنْ نُّبُوَّتِہٖ
فَلَیْسَ یُنْکَرُ فِیْہِ حَالُ مُحْتَلِمِ

تھا وہ معراجِ نبوت کا زمانہ آپ کے
پس نہ کر انکار ہرگز مثلِ خوابِ محتلم

۸۵

تبارك الله ما وحيٌ بمكتسبٍ

ولا نبيٌّ على غيبٍ بمتّهمِ

بارک اللہ سعی سے حاصل نہیں ہوتی ہے وحی

اور نہ علمِ غیب پر کوئی نبی ہے متہم

۸٦

كم أبرأت وصبًا باللمس راحته

وأطلقت أربًا من ربقة اللّممِ

اس شعر پر نبی کریمؐ نے اپنی چادر مبارک مصنف کے جسم پر ڈالی اور دست مبارک پھیرا

جب چھوا دستِ مبارک ہو گئی کامل شفا

اور رہا پائی جنوں سے اکثروں نے از کرم

٨٧

وَاَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَآءَ دَعْوَتُهٗ

حَتّٰى حَكَتْ غُرَّةً فِي الْاَعْصُرِ الدُّهُمِ

خشک سالی کی سفیدی ہو گئی کافور سب

اک دعا نے آپؐ کی برسا دیا ابرِ کرم

٨٨

بِعَارِضٍ جَادَ اَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا

سَيْبًا مِّنَ الْيَمِّ اَوْ سَيْلًا مِّنَ الْعَرِمِ

ہو گئی کثرت سے بارش ندیاں بہنے لگیں

موجِ دریا کی نظر آتی تھی سیلابِ عرمؔ

۸۹

دَعْنِیْ وَوَصْفِیْ اٰیَاتٍ لَّہٗ ظَھَرَتْ

ظُھُوْرَ نَارِ الْقِرٰی لَیْلًا عَلٰی عَلَمٖ

چھوڑ دے مجھ کو بیاں کرنے نبیؐ کے معجزات

جو ہے شب میں مثلِ مہمانی کی آگ اوپر علم

۹۰

فَالدُّرُّ یَزْدَادُ حُسْنًا وَّھُوَ مُنْتَظِمٌ

وَلَیْسَ یَنْقُصُ قَدْرًا غَیْرَ مُنْتَظِمٖ

حُسن ہوتا ہے دوبالا موتیوں کا ہار میں

یا لڑی سے بھی جُدا کردو نہ ہوگی قدر کم

۹۱

فما تطاول آمال المدیح الی

ما فیہ من کرم الاخلاق والشیم

اس لئے مدّاح ہیں توصیف میں عاجز تمام

فہم انساں سے ہیں بالا ان کے اخلاق و شیم

۹۲

اٰیات حق من الرحمٰن محدثۃ

قدیمۃ صفۃ الموصوف بالقدم

مصحف رحمٰن کی سب آیتیں ہیں لاجواب

ہے صفت اس کی قدیم اور ہے وہ موصوف قدم

۹۳

لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَّهِيَ تُخْبِرُنَا

عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَّعَنْ اِرَمِ

ہر زمانہ سے بری ہیں اور سُناتی ہیں ہمیں

عاقبت کا حال بھی اور قصۂ عاد و ارم

۹۴

دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ

مِنَ النَّبِيِّيْنَ اِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

معجزہ قرآن کا برتر رہے گا تا ابد

اس کے آگے معجزاتِ انبیاء ہیں کالعدم

۹۵

مُحکَمَاتٌ فَمَا تَبْقِیْنَ مِنْ شُبَہٍ
لِّذِیْ شِقَاقٍ وَّلَا تَبْغِیْنَ مِنْ حَکَمِ

ہیں وہ مستحکم مخالف کو نہیں اس میں جگہ
شبہ و شک کی اس لئے ہیں وہ بجائے خود حکم

۹۶

مَا حُوْرِبَتْ قَطُّ اِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ
اَعْدَی الْاَعَادِیْ اِلَیْھَا مُلْقِیَ السَّلَمِ

جو لڑا قرآن سے آخر وہ عاجز آگیا
کردیا دشمن نے بھی اپنا سرِ تسلیم خم

٩٧

رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوٰى مُعَارِضِهَا

رَدَّ الْغَيُوْرِ يَدَ الْجَانِیْ عَنِ الْحُرَمِ

اس نے سب اپنی بلاغت سے کیا دعووں کو ختم

جیسے ہوں محفوظ غیرتمند کے اہلِ حرم

٩٨

لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِیْ مَدَدٍ

وَفَوْقَ جَوْهَرِهٖ فِی الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

ہے معانی آیتوں کے مثلِ دریا موجزن

گوہرِ دریا سے بہتر ان کا ہے حسن قیم

۹۹

فَمَا تُعَدُّ وَلَا تُحصٰی عَجَائِبُهَا
وَلَا تُسَامُ عَلٰی الْاِکْثَارِ بِالسَّأَمِ

جو عجائب ان میں پوشیدہ ہیں ان کا کیا شمار
خواہ کثرت سے پڑھو ہوگا نہ اس کا شوق کم

۱۰۰

قَرَّتْ بِهَا عَیْنُ قَارِیْهَا فَقُلْتُ لَهٗ
لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمِ

ہوگئیں آنکھیں جو ٹھنڈی میں نے قاری سے کہا
تھام حبل اللہ کو ہے فتح تیری معتصم

١٠١

اِنْ تَتْلُهَا خِيفَةً مِّنْ حَرِّ نَارِ لَظًى

اَطْفَأْتَ حَرَّ لَظًى مِنْ وِرْدِهَا الشَّبِمِ

آتشِ دوزخ کے ڈر سے تو اگر اُن کو پڑھے

شعلۂ نارِ جہنم اس سے ہو جائے گا کم

١٠٢

كَاَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوهُ بِهٖ

مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَاءُوْهُ كَالْحُمَمِ

ہیں وہ مثلِ حوضِ کوثر جس سے ہوتی ہیں سفید

عاصیوں کی صورتیں جو تھیں سیاہ مثلِ حمم

۱۰۳

وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيزَانِ مَعْدِلَةً
فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

ہیں ترازو عدل کی اور راستی کے ہیں صراط
ہے بغیر اُن کے قیام انصاف کا بس کالعدم

۱۰۴

لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُودٍ رَاحَ يُنْكِرُهَا
تَجَاهُلًا وَهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

مت تعجب کر تو حاسد پر جو ہے انکار اسے
ہے تجاہل اس کا گرچہ ہے وہ پکا ذی فہم

۱۰۵

قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَّمَدٍ

وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَآءِ مِنْ سَقَمِ

روشنی سورج کی کیونکر دیکھتی بیمار آنکھ

ذایقہ کیا آبِ شیریں کا ملے جب ہو سقم

۱۰۶

يَا خَيْرَ مَنْ يَّمَّمَ الْعَافُوْنَ سَاحَتَهٗ

سَعْيًا وَّفَوْقَ مُتُوْنِ الْاَيْنُقِ الرُّسُمِ

اے شہِ والاتر ے دربار میں آتے ہیں سب

پا پیادہ اور سوارِ اشترانِ تازہ دم

۱۰۷

وَمَنْ هُوَ الْاٰیَۃُ الْکُبْرٰی لِمُعْتَبِرٍ

وَمَنْ هُوَ النِّعْمَۃُ الْعُظْمٰی لِمُغْتَنِمِ

ہیں وہ برتر اور ذی شاں معتبر کے واسطے

اور وہ ہیں نعمتِ عظمیٰ برائے مغتنِم ؎

؎ غنیمت جاننے والا

۱۰۸

سَرَیْتَ مِنْ حَرَمٍ لَّیْلًا اِلٰی حَرَمٍ

کَمَا سَرَی الْبَدْرُ فِیْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

بدرِ کامل جس طرح سے رات میں کرتا ہے سیر

مکّہ سے اقصیٰ گئے معراج میں شاہِ اُمم

۱۰۹

وَبِتَّ تَرْقٰى اِلٰى اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً

مِنْ قَابَ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

طے کئے سارے مدارج اور ملا ایسا مقام

ہے پرے ادراک کے اور قاب قوسین سے نہ کم

۱۱۰

وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَآءِ بِهَا

وَالرُّسْلِ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمِ

مسجدِ اقصیٰ میں بنکر انبیا کے پیشوا

آپ تھے مخدوم باقی انبیا سب تھے خدم

۱۱۱

وَاَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ

فِیْ مَوْکِبٍ کُنْتَ فِیْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

طے کیا سات آسمانوں کا سفر با انبیا

ساتھ افواجِ ملائک کے تھے باشان و حشم

۱۱۲

حَتّٰی اِذَا لَمْ تَدَعْ شَاوًا لِّمُسْتَبِقٍ

مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًی لِّمُسْتَنِمِ

مرتبہ باقی نہ رکھا بڑھنے والوں کے لئے (بڑھنے والا)

ہر بلند و پست پر تھا آپؐ کا فیض قدم

۱۱۳

خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْاِضَافَةِ اِذْ
نُوْدِيْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

کر دیے پست آپ نے سب کے مدارج اور مقام
جب ہوئے مدعو بلندی پر یگانہ باحشم

۱۱۴

كَيْمَا تَفُوْزَ بِوَصْلٍ اَيِّ مُسْتَتِرٍ
عَنِ الْعُيُوْنِ وَسِرٍّ اَيِّ مُكْتَتِمٍ

تا کہ ہوں اسرارِ پوشیدہ سے واقف بعدِ وصل
حق نے ظاہر کر دیے سب راز از فضل و کرم

۱۱۵

فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرُ مُشْتَرَكٍ

وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرُ مُزْدَحَمٍ

ہر بزرگی غیر شرکت جمع کر لی آپؐ نے

طے کئے سب مرتبوں کو آپؐ غیر مزدحم

۱۱۶

وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيتَ مِنْ رُتَبٍ

وَعَزَّ اِدْرَاكُ مَا اُولِيتَ مِنْ نِّعَمٍ

ہیں عظیم الشان رُتبے جو ملے سرکار کو

ہیں پرے ادراک کے جو کچھ ہوئے حاصل نعم

۱۱۷

بُشریٰ لَنا مَعشَرَ الاِسلامِ اِنَّ لَنا

مِنَ العِنایَۃِ رُکناً غَیرَ مُنھَدِمِ

اے مسلمانو یہ خوشخبری ہے اپنے واسطے

ایک ستوں ایسا ملا مضبوط از فضل و کرم

۱۱۸

لَمّا دَعا اللّٰہُ داعِیَنا لِطاعَتِہٖ

بِاَکرَمِ الرُّسلِ کُنّا اَکرَمَ الاُمَمِ

جبکہ اُن کو حق نے خود خیر الرسل فرما دیا

طاعتِ حق کے سبب ہم ہو گئے خیر الامم

۱۱۹

رَاعَتْ قُلُوبَ الْعِدٰی اَنْبَاءُ بِعْثَتِهٖ
كَنَبْأَةٍ اَجْفَلَتْ غُفْلًا مِّنَ الْغَنَمِ

سُن کے بعثت کی خبر تھرا گئے اعدا کے دل
شیر کی آواز سے جیسے ڈرے غافل غنم بکریاں

۱۲۰

مَازَالَ یَلْقَاهُمْ فِیْ كُلِّ مُعْتَرَكٍ
حَتّٰی حَكَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلٰی وَضَمِ

جنگ کے میدان میں کفار کی حالت نہ پوچھ
جسم تھے نیزوں پہ ان کے جیسے کندوں پر لحم

١٢١

وَدُّوا الفِرَارَ فَكَادُوا يَغبِطُونَ بِهٖ

اَشلَاءَ شَالَت مَعَ العِقبَانِ وَالرَّخَمِ

جنگ کی دہشت سے اُن کو بھاگنا منظور تھا

آرزو رکھتے تھے کھالیں چیل و گدھ ان کا لحم

١٢٢

تَمضِی اللَّیَالِی وَلَا یَدرُونَ عِدَّتَهَا

مَالَم تَکُن مِّن لَّیَالِی الاَشهُرِ الحُرُمِ

ڈر کے مارے یوں گزر جاتی تھیں راتیں بیشمار

ہاں سوا راتوں کے جن کے ہیں مہینے محترم

۱۲۳

كَاَنَّمَا الدِّيْنُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ

بِكُلِّ قَرْمٍ اِلٰى لَحْمِ الْعِدٰى قَرِمٍ

لشکرِ اسلام تھا مہمان اُن کے صحن میں

چاہتا تھا ہر نفس ملجائے دشمن کا لحم

۱۲۴

يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيْسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ

يَرْمِيْ بِمَوْجٍ مِّنَ الْاَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

تیز رَو گھوڑوں پہ تھا وہ لشکرِ دریا مثال

جنگ کے میدان میں موجیں لگاتا دمبدم

۱۲۵

مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِلّٰهِ مُحْتَسِبٍ

يَسْطُوْ بِمُسْتَأْصِلٍ لِّلْكُفْرِ مُصْطَلِمٖ

اجر کی امید والے دعوتِ حق کے مرید

کفر کی بنیاد کو کرتے تھے بالکل کالعدم

۱۲۶

حَتّٰی غَدَتْ مِلَّةُ الْاِسْلَامِ وَهِیَ بِهِمْ

مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُوْلَةَ الرَّحِمٖ

دینِ حق یوں ان کے دم سے آخرش ظاہر ہوا

مل گئے بچھڑے ہوئے اور ہو گئی غربت بھی کم

۱۲۷

مَکفُولَۃً اَبَدًا مِّنھُم بِخَیرِاَبٍ

وَخَیرِ بَعلٍ فَلَم تَیتَم وَلَم تَئِمِ

جیسے مل جائے کسی کو نیک شوہر اور پدر

بیوگی کا اور یتیمی کا اُسے پھر کیا ہو غم

۱۲۸

ھُمُ الجِبَالُ فَسَل عَنھُم مُّصَادِمَھُم

مَاذَارَاٰی مِنھُمُ فِی کُلِّ مُصطَدَمِ

میدان جنگ

تھے وہ مثلِ کوہ پوچھو دشمنوں سے اُن کا حال

کچھ اگر دیکھا ہے اُن کو شاملِ جنگ و صدم

۱۲۹

فَسَلْ حُنَيناً وَّسَلْ بَدْراً وَّسَلْ اُحُداً

فُصُوْلَ حَتْفٍ لَّهُمْ اَدْهیٰ مِنَ الْوَخَمِ

پوچھ تو بدر و حنین و احد سے بھی ان کا حال

موت کے اقسام ہرگز تھے وبا سے کچھ نہ کم

وبا، طاعون

۱۳۰

اَلْمُصْدِرِی الْبِيْضِ حُمْراً بَعْدَ مَا وَرَدَتْ

مِنَ الْعِدٰی كُلَّ مُسْوَدٍّ مِّنَ اللِّمَمِ

یوں سپیدی سرخ روئی سے بدل جاتی تھی سب

زخم کھا کر جب ہوا کرتے تھے ان کے سر قلم

لانبے بال

١٣١

وَالْكَاتِبِيْنَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ
اَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرُ مُنْعَجِمِ

دشمنوں کے جسم کو بے زخم چھوڑا ہی نہیں
کارفرما اِس طرح تھے ان کے نیزوں کے قلم

١٣٢

شَاكِي السِّلَاحِ لَهُمْ سِيْمَا تُمَيِّزُهُمْ
وَالْوَرْدُ يَمْتَازُ بِالسِّيْمَا مِنَ السَّلَمِ

گو مسلح تھے مگر رکھتے تھے سجدے کے نشاں
تھے صحابہؓ مثلِ گُل کفار مانندِ سَلَمْ

ببول کا درخت

۱۳۳

تُهدِی اِلَیکَ رِیَاحُ النَّصرِ نَشرَهُمُ

فَتَحسَبُ الزَّهرَ فِی الاَکمَامِ کُلَّ کَمِی

بُوئے نصرت جب صبا لائے تو یہ سمجھے گا تو

مثل غنچوں کے غلافوں میں تھے وہ عالی ہمم

۱۳۴

کَاَنَّهُم فِی ظُهُورِ الخَیلِ نَبتُ رُبًا

مِن شِدَّةِ الحَزمِ لَا مِن شِدَّةِ الحُزُمِ

تھے وہ گھوڑوں پر سوار ایسے کہ ٹیلوں پر درخت

زین کی پروا نہ تھی اُن شہسواروں کو بہم

۱۳۵

طَارَتْ قُلُوْبُ الْعِدٰی مِنْ بَاْسِهِمْ فَرَقًا

فَمَا تُفَرِّقُ بَیْنَ الْبُهْمِ وَالْبُهَمِ

ہوش غائب تھے عدو کے سختیوں سے جنگ کی

فرق کر سکتے نہیں تھے سورما ہے یا غنم

۱۳۶

وَمَنْ تَکُنْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ نُصْرَتُہٗ

اِنْ تَلْقَہُ الْاُسْدُ فِیْ اٰجَامِهَا تَجِمِ

تعبدار ہوجانا

ہو مدد جس کو رسولِ سیدِ لولاکؐ کی

شیر بھی جنگل میں گر ان کو ملے مارے نہ دم

۱۳۷

وَلَنْ تَرٰی مِنْ وَّلِیٍّ غَیْرَ مُنْتَصِرٍ

بِہٖ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَیْرَ مُنْقَصِمِ

رسوا

دُوست اُن کا ہو نہیں سکتا ہے محرومِ مدد

اور ذلیل و خوار ہوگا دشمنِ شاہِ اُمم

۱۳۸

اَحَلَّ اُمَّتَہٗ فِیْ حِرْزِ مِلَّتِہٖ

کَاللَّیْثِ حَلَّ مَعَ الْاَشْبَالِ فِیْ اَجَمِ

اپنی مِلّت سے کیا محفوظ اُمّت کو تمام

جس طرح جنگل میں رکھے شیر بچّوں کو بہم

۱۳۹

كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللهِ مِنْ جَدِلٍ

فِيهِ وَكَمْ خَصَّمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمِ

بار ہا قرآن نے دشمن کو نیچا کر دیا

اور دلیلوں نے بھی سر کو کر دیا دشمن کے خم

۱۴۰

كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْأُمِّيِّ مُعْجِزَةً

فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّأْدِيبِ فِي الْيُتُمِ

ہو کے اُمّی تھے وہ عالم ہے یہ کافی معجزہ

جاہلیت و یتیمی میں ادیبِ ذی حکم

۱۴۱

خُدِمَتُهُ بِمَدِيحٍ اَسْتَقِيلُ بِهٖ

ذُنُوبَ عُمُرٍ مَّضٰى فِي الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

نعت گوئی کی کہ اپنا خاتمہ بالخیر ہو

یوں تو ساری عمر دنیا کی خوشامد کی نہ کم

۱۴۲

اِذْ قَلَّدَانِيَ مَا تُخْشٰى عَوَاقِبُهٗ

كَاَنَّنِيْ بِهِمَا هَدْيٌ مِّنَ النَّعَمِ

ہے یہ ڈر دونوں نے ڈالا طوق گردن میں مری

ہوں میں گویا اونٹ قربانی کا از قسم نعم

۱۴۳

اَطَعتُ غَیَّ الصِّبَا فِی الحَالَتَینِ وَمَا

حَصَلتُ اِلَّا عَلَے الاٰثَامِ وَالنَّدَمِ

ہَر دُو حالت میں شکارِ گمرہِ طفلی ہوا

کچھ نہ حاصل ہو سکا مجھ کو بجز جُرم و ندم

۱۴۴

فَیَا خَسَارَۃَ نَفسٍ فِی تِجَارَتِھَا

لَم تَشتَرِ الدِّینَ بِالدُّنیَا وَلَم تَسُمِ

حیف میرے نفس نے سودا کیا نقصان سے

یعنے دنیا کو خریدا کر کے عقبیٰ کالعدم

١٤٥

وَمَن يَّبِعُ اٰجِلاً مِّنۡهُ بِعَاجِلِهٖ

يَبِنۡ لَهٗ الۡغَبۡنُ فِیۡ بَیۡعٍ وَّفِیۡ سَلَمِ

آخرت کو جس نے بیچا صرف دنیا کے لئے

ہے بڑا نقصان اس کے حق میں یہ بیع و سلم

١٤٦

اِنۡ اٰتِ ذَنۡبًا فَمَا عَهۡدِیۡ بِمُنۡتَقِضٍ

مِنَ النَّبِیِّ وَلَا حَبۡلِیۡ بِمُنۡصَرِمِ

ہوں تو عاصی پر نہیں ٹوٹا ہے پیماں آپ سے

دین کی رسّی نہ ہوگی منقطع شاہِ اُمم

۱۴۷

فَاِنَّ لِیْ ذِمَّۃً مِّنْہُ بِتَسْمِیَتِیْ

مُحَمَّدًا وَّھُوَ اَوْفَی الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

ہے شفاعت کی مجھے امید میرے نام سے

ہے محمدؐ اس میں اور ہیں آپ مشفق محترم

۱۴۸

اِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْ مَعَادِیْ اٰخِذًا بِیَدِیْ

فَضْلًا وَّاِلَّا فَقُلْ یَا زَلَّۃَ الْقَدَمِ

حشر میں گر دستگیری کی نہ میری آپ نے

پھر تو میری شومئِ تقدیر سے پھسلے قدم

۱۴۹

حَاشَاهُ اَنْ یُّحْرِمَ الرَّاجِیْ مَکَارِمَهٗ

اَوْ یَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَیْرَ مُحْتَرَمٖ

ہے بعید از شان گر محروم مجھ کو کر دیا

اور ہو ٹوں آپ کی شفقت سے غیرِ محترم

۱۵۰

وَمُنْذُ اَلْزَمْتُ اَفْکَارِیْ مَدَائِحَهٗ

وَجَدْتُّهٗ لِخَلَاصِیْ خَیْرَ مُلْتَزِمٖ

وقف جب سے ہو گیا ہوں مدح میں سرکار کی

پا لیا اپنی رہائی کا مددگارِ نعم

۱۵۱

وَلَن یَّفُوتَ الغِنیٰ مِنہُ یَداً تَرِبَت

اِنَّ الحَیَا یُنبِتُ الاَزھَارَ فِی الاَکَمِ

آپؐ کی بخشش نہ چھوڑے گی کسی محتاج کو

جس طرح گلزار ٹیلوں کو کرے ابرِ کرم

۱۵۲

وَلَم اُرِد زَھرَۃَ الدُّنیَا الَّتِی اقتَطَفَت

یَدَا زُھَیرٍ بِمَا اَثنیٰ عَلیٰ ھَرِمِ

مجھ کو دولت کی نہیں خواہش کبھی مثلِ زہیر

جس نے حاصل کی تھی دولت بن کے مدّاحِ ہرم

زہیر عرب کا مشہور شاعر قبل اسلام

ہرم زہیر کا ممدوح

۱۵۳

يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِي مَنْ أَلُوذُ بِهٖ

سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ

اے مکرم تر جہاں سے جز ترے میرا ہے کون

حادثاتِ عام میں جب گھیر لیں رنج والم

۱۵۴

وَلَنْ يَّضِيقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ جَاهُكَ بِي

اِذَا الْكَرِيْمُ تَجَلّٰى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

کم نہ ہوگا آپؐ کا رتبہ شفاعت سے مری

جلوہ گر جب ہو بہ اسمِ منتقم وہ ذی کرم

۱۵۵

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

کیوں کہ دنیا اور عقبیٰ آپ کی بخشش سے ہیں

اور علومِ باطنی سے آپ کے لوح و قلم

۱۵۶

يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِي مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ

اِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

یوں تو عصیاں ہیں بہت اے نفس مت مایوس ہو

سامنے بخشش کے بے شک ہیں یہ ادنیٰ اور کم

۱۵۷

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّي حِينَ يَقْسِمُهَا

تَأْتِي عَلَى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

رحمتِ حق ہو گی جب تقسیم مجھ کو ہے امید

میرے عصیاں سے سوا ہو گا مرے رب کا کرم

۱۵۸

يَا رَبِّ فَاجْعَلْ رَجَائِي غَيْرَ مُنْعَكِسٍ

لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِي غَيْرَ مُنْخَرِمِ

میرے رب امید کو میری نہ رد فرمائیے

تیری رحمت پہ بھروسہ ہے نہ کر تو کالعدم

۱۵۹

وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِی الدَّارَیْنِ اِنَّ لَهٗ

صَبْرًا مَتیٰ تَدْعُهُ الْاَهْوَالُ یَنْهَزِمِ

لطف فرما دو جہاں میں اپنے بندہ پر کریم

سختیوں میں ہے بہت بے صبر با رنج و الم

۱۶۰

وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوۃٍ مِّنْكَ دَائِمَةٍ

عَلَی النَّبِیِّ بِمُنْهَلٍّ وَّ مُنْسَجِمِ

لگاتار برسنا

ابرِ رحمت کو ترے دے حکم تا برسائے خوب

تا ابد اپنے نبی پر رحمت و فضل و کرم

١٦١

وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِیْنَ لَهُمْ

اَهْلِ التُّقٰی وَالنَّقٰی وَالْحِلْمِ وَالْکَرَمِ

آلؓ پر اصحابؓ پر اور تابعینِ پاک پر

صاحبِ تقویٰ پہ اور جو ہیں حلیم و ذی کرم

١٦٢

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِیْ بَکْرٍؓ وَّعَنْ عُمَرَؓ

وَعَنْ عُثْمَانَؓ وَعَنْ عَلِیٍّؓ ذَوِی الْکَرَمِ

اے خدا راضی ہو بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ سے

اور علیؓ مرتضیٰ سے تھے جو اصحابِ کرم

۱۶۳

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيْحُ صَبَا

وَاطْرَبَ الْعِيْسَ حَادِي الْعِيْسِ بِالنَّغَمِ

جب تلک بادِ صبا چلتی رہے گلزار میں

اور اونٹوں کو طرب میں ساربانِ پرنغم

۱۶۴

فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا

سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ

مغفرت قاری کی ہو بخشش مصنف کی بھی ہو

بس یہی ہے التجا تجھ سے مرے ربِّ کرم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

القصیدۃ المحمدیۃ للامام البوصیری

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد النبی الامی
وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم

(۱)

مُحَمَّدٌ اَشرفُ الاعرابِ والعجمِ
محمد عرب اور عجم سب میں بزرگ تر ہیں

مُحَمَّدٌ خیرُ من یّمشی علیٰ قدمِ
محمد تمام انسانوں میں افضل ہیں

(۲)

مُحَمَّدٌ باسطُ المعروفِ جامعہٗ
محمد نیکیوں کو پھیلانے والے اور اسکے جامع ہیں

مُحَمَّدٌ صاحبُ الاحسانِ والکرمِ
محمد احسان اور بخشش کرنے والے ہیں

(۳)

مُحَمَّدٌ تَاجُ رُسُلِ اللّٰہِ قَاطِبَۃً

محمد کُل انبیاؑ کے سرتاج ہیں

مُحَمَّدٌ صَادِقُ الْاَقْوَالِ وَالْکَلِمِ

محمد قول اور کلام کے سچے ہیں

(۴)

مُحَمَّدٌ ثَابِتُ الْمِیْثَاقِ حَافِظُہٗ

محمد وعدے کے پکے اور اس کے محافظ ہیں

مُحَمَّدٌ طَیِّبُ الْاَخْلَاقِ وَالشِّیَمِ

محمد خوش خلق اور نیک سیرت ہیں

(۵)

مُحَمَّدٌ حُبِیَتْ بِالنُّوْرِ طِیْنَتُہٗ

محمد نور مجسم ہیں

مُحَمَّدٌ لَمْ یَزَلْ نُوْرًا مِّنَ الْقِدَمِ

محمد کا نور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے

(۶)

مُحَمَّدٌ حَاکِمٌ بِالْعَدْلِ ذُوْ شَرَفٍ

محمد انصاف والے حاکم محترم ہیں

مُحَمَّدٌ مَّعْدِنُ الْاِنْعَامِ وَالْحِکَمِ

محمد نعمتوں اور حکمتوں کے مخزن ہیں

(۷)

مُحَمَّدٌ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰہِ مِنْ مُضَرٍ

محمد اللہ کے بہتریں مخلوق قبیلۂ مضر سے ہیں

مُحَمَّدٌ خَیْرُ رُسُلِ اللّٰہِ کُلِّھِمِ

محمد اللہ کے تمام انبیاؑ میں افضل و اعلےٰ ہیں

(۸)

مُحَمَّدٌ دِیْنُہٗ حَقٌّ النَّذِیْرُ بِہٖ

محمد کا دین سچا اور خوفِ خدا دلانے والا ہے

مُحَمَّدٌ مُجْمَلٌ حَقًّا عَلٰی عَلَمٍ

محمد مجسم سچائی ہیں اور اس کے علمبردار ہیں

(۹)

مُحَمَّدٌ ذِكْرُهٗ رَوْحٌ لِاَنْفُسِنَا

محمد کا ذکر مبارک ہماری جانوں کی راحت ہے

مُحَمَّدٌ شُكْرُهٗ فَرْضٌ عَلَى الْاُمَمِ

محمد کا شکر ادا (۱۰) کرنا تمام قوموں پر فرض ہے

مُحَمَّدٌ زِيْنَةُ الدُّنْيَا وَبَهْجَتِهَا

محمد دنیا کا حسن اور رونق ہیں

مُحَمَّدٌ كَاشِفُ الْغُمَّاتِ وَالظُّلَمِ

محمد اندھیروں اور (۱۱) مشکلات کو رفع کرنیوالے ہیں

مُحَمَّدٌ سَيِّدٌ طَابَتْ مَنَاقِبُهٗ

محمد کے پند اور نصایح ہمیشہ قائم رہنے والے ہیں

مُحَمَّدٌ صَاغَهُ الرَّحْمٰنُ بِالنِّعَمِ

محمد کو اللہ پاک نے ایک بہترین نعمت بنایا ہے

(۱۲)

مُحَمَّدٌ صَفْوَةُ الْبَارِیْ وَخِیْرَتُہٗ

محمد اللہ کے چنے ہوئے اور برگزیدہ ہیں

مُحَمَّدٌ طَاہِرٌ وَسَاتِرُ التُّھَمِ

محمد پردہ ڈالنے (۱۳) والے ہیں خطاؤں پر

مُحَمَّدٌ ضَاحِكٌ لِلضَّیْفِ مُکْرِمَةً

محمد مہمانوں کو خوش آمدید کہنے والے ہیں

مُحَمَّدٌ جَارُہٗ وَاللّٰہِ لَمْ یُضَمِ

محمد کی قربت والا (۱۴) بخدا۔ ستایا نہیں جائے گا

مُحَمَّدٌ طَابَتِ الدُّنْیَا بِبِعْثَتِہٖ

محمد دنیا کے لئے رحمت بن کر بھیجے گئے ہیں

مُحَمَّدٌ جَاءَ بِالْاٰیَاتِ وَالْحِکَمِ

محمد معجزوں اور حکمتوں کے لانیوالے ہیں

(15)

مُحَمَّدٌ یَوْمَ بَعْثِ النَّاسِ شَافِعُنَا

محمد روز قیامت انسانوں کی شفاعت کرنیوالے ہیں

مُحَمَّدٌ نُوْرُہُ الْھَادِیْ مِنَ الظُّلَمِ

محمد اپنے نور سے (16) اندھیروں میں رہبری کرنیوالے ہیں

مُحَمَّدٌ قَائِمٌ لِلّٰہِ ذُوْھِمَمٍ

محمد اللہ کی طرف سے باہمت اور مستعد ہیں

مُحَمَّدٌ خَاتِمٌ لِلرُّسْلِ کُلِّھِمِ

محمد خاتم النبیین ہیں

نوٹ واضح ہو کہ اس قصیدہ کو حضرت امامؒ نے بردہ شریف کے بعد ہی بطور شکریہ شرف یابی وصحت یابی حضور اقدس میں پیش فرمایا جس کا ہر مصرعہ اسم مبارک سے شروع ہوتا ہے جو عشق محمدیؐ کا ذوق رکھنے والو پر ایک خاص کیفیت پیدا کرتا ہے۔

اِس قصیدہ کے خصوصیات و برکات

بزرگانِ دین اور عاشقانِ رسول اکرمؐ جو اس قصیدہ سے مانوس تھے اس کے ہر ہر شعر کے اثرات اور برکات سے واقف تھے فرمایا ہے کہ جس مکان میں یہ قصیدہ موجود ہوگا وہ ہر بلا سے محفوظ رہے گا اور اس کا پڑھنا قضائے حاجات اور حلِ مشکلات کے لئے بیحد نافع و مجرب ہے بشرطِ حُسنِ عقیدت اس کو پڑھ کر جو دعا کی جائے وہ انشاءاللہ مقبول ہوگی۔

حضرت شیخ ابراہیم باجوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس قصیدہ کی شرح میں بعض ابیات کے جو فوائد و تاثیرات کو بیان فرمایا ہے ان کا اُردو ترجمہ مختصراً درج ذیل ہے انشاءاللہ ان اعمال کی برکت سے ہر شخص اپنی مراد کو پہنچے گا۔

آٹھواں شعر جو نَعَمْ سَرٰی سے شروع ہوتا ہے بعد نماز عشا سونے سے قبل پڑھتے رہیں یہاں تک کہ نیند کا غلبہ ہوجائے تو انشاءاللہ تعالیٰ خواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔

۳۴ اور ۳۶۔ اشعار جو مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ اور هُوَالْحَبِیْبُ الَّذِیْ سے شروع ہوتے ہیں ہر نماز کے بعد جو چند مرتبہ ورد کریگا وہ جملہ مصائب سے محفوظ رہے گا۔ اور اگر مصیبتوں میں مبتلا ہوچکا ہے تو پچھلی شب بعد نمازِ تہجد ان کا وِرد کریں اور بہ توسل سرکار دوعالمؐ دعا مانگیں تو انشاءاللہ مصائب دفع ہوجائیں گے۔

۸۵ اور ۸۶۔ اشعار جو تَبَارَكَ اللّٰهُ اور كَمْ اَبْرَأَتْ سے شروع ہوتے ہیں مرضِ مرگی۔ فالج اور دیگر مہلک امراض کے لئے نہایت مجرب ہیں چنانچہ باطہارت چند دفع اس کو پڑھ کر مریض پر دَم کرنے اور اس کو لکھ کر تعویذ گلے میں ڈالے تو انشاءاللہ تعالےٰ اس سے مرض جاتا رہے گا۔

۱۵۴ اور ۱۵۵ - اشعار جو وَلَنْ یَّضِیْقَ اور فَاِنَّ مِنْ جُوْدِکَ سے شروع ہوتے ہیں پڑھ کر جس مقصد کے لئے بہ توسل حضور مقبولؐ دعا کرے تو انشاء اللہ قبول ہو گی - یہ جاننا چاہئے کہ جیسے آنحضرت سرکار دو عالمؐ کے حیات اقدس میں مدد مانگنا ثابت ہے اسی طرح آپؐ کے وصال مبارک کے بعد بھی آپ سے مدد طلب کرنا بالکل جائز ہے۔

اس کے علاوہ دیگر ابیات کے فوائد و برکات بھی ہیں - غرض کہ بحسنِ عقیدت با طہارت و بہ پاسِ آداب اس مقدس قصیدہ کا پڑھنا بے حد مفید و مقبول ہے کیوں نہو مدح رسول اللہ صلعم میں شعرائے متقدمین کے تمام قصاید سے کہیں زیادہ یہ قصیدہ بے حد مقبول اور شہرۂ آفاق ہے -

یہ بات قابل غور ہے کہ اس قصیدہ کا آغاز ایسے شعر سے ہوا ہے جس کے ابتدائی حروف ا-م-ن-ت (امنت) ہو جاتا ہے جو ایک فال مبارک ہے کہ اس قصیدہ کے پڑھنے اور سننے والے انشاء اللہ ہر بلا و آفت سے محفوظ رہیں گے - فقط

محمد فیاض الدین نظامی

الحمراء - بنجارہ ہل، حیدر آباد دکن -

ربیع الاول ۱۳۸۹ھ

مطابق

مئی ۱۹۶۹ء

کاتب قصائد ہذا فقیر سید تقی الدین قدیری حیدرآبادی

قطعۂ تاریخ نفسِ نفح الورده

۱۹۶۹ء

اب ہوا بیمار حضرت مدّعائے دل حصول

۱۹۶۹ء

شرحِ نعتِ احمدی سے کھل گئے بابِ قبول

۱۳۸۹ھ

عطرِ نفح الورده کا سال طباعت ہے معز

۱۳۸۹ھ

نقشِ بہزادِ دکن توجیہ تصویرِ رسول

۱۹۶۹ء

صدق و ارادت سید معز الدین قادری الملتانی

۱۹۶۹ء

۷۸۶

قطعۂ تاریخ

از فریدالشعرا حضرت علامہ انورؔ (صابری) دہلوی

بہزادِ دکن ترجمۂ خیر میں تم نے

چھوڑا نہ کہیں جذبۂ پاسِ ادبِ عشق

محبوبِ الٰہیؒ کی وساطت سے کر پیش

دربارِ نبوت میں یہ "سوغاتِ لبِ عشق"

۱۹۶۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از فرید الشعرا حضرت علامہ انور صابری

وہ قصیدہ جس پہ نازاں نعتِ پیغمبرؐ کا فن
جس کے "الفاظ و معانی" میں مزاجِ پنجتنؓ

جذبۂ اخلاص ایماں جس کی رُوح کامیاب
جس کا اندازِ بیاں قرآنِ حق کا ہم سخن

برکتوں میں جس کی ہے مشکل کشائی کی ادا
رحمتوں کا ہے تقاضہ جس کے پڑھنے کی لگن

جسکے خامے نے یہ ڈھالی ہے حدیثِ سوزِ عشق
روح پر اس کی ہیں الطافِ خدا سایہ فگن

درحقیقت جاں نثارانِ نبیؐ کی بزم میں
بہرِ اربابِ محبت ہے وہ صدرِ انجمن

پردۂ اشعار میں سیرت کا اظہارِ جمیل
صفحۂ قرطاس ہے گویا مدینہؐ کا چمن

عشق کے مفہوم کو کوشش سمجھنے کی نہ کی
دورِ حاضر میں ہے کتنا عقل کا دیوانہ پن

فکرِ شاعر کے مطابق ترجمہ فرما دیا
کس قدر دلکش ہے انورؔ نقشِ بہزادِ دکن

اس سعادت پر بجا ہے اُن کا فخرِ زندگی
سب ہیں مصروفِ دعا ارواحِ اسلاف کہن

ارتقا کے خوابِ مستقبل کو روشن کر دیا
کام آخر آ گئی یوں نسبتِ خواجہ حسنؒ

یا نظام الدین محبوبِ الٰہیؒ السلام
آپ کی بخشی ہوئی ہے یہ سعادت لا کلام

التنا روحانی تصرف سے کرم فرمائیے
ترجمہ کو سرورِ کونین تک پہنچائیے

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

وَاَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِیْ

اور میری آنکھوں نے آپؐ سے زیادہ حسین کوئی انسان کبھی نہیں دیکھا

وَاَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ

اور آپؐ سے زیادہ حسین و جمیل کسی عورت کی آغوش میں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا

خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِنْ كُلِّ عَیْبٍ

آپؐ ہر عیب سے پاک پیدا ہوئے ہیں

كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ

گویا کہ آپؐ ایسے پیدا ہوئے ہیں جیسے آپ خود چاہتے تھے

وَشَقَّ لَهٗ مِنِ اسْمِهٖ لِیُجِلَّهٗ

اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے نام کو اپنے نام پاک سے مشتق کیا ہے تاکہ آپؐ کی عظمت ظاہر کرے

فَذُوالْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَّهٰذَا مُحَمَّدٌ

تو (دیکھو) کہ عرش والا محمود ہے اور آپؐ محمدؐ ہیں

حضرت حسّانؓ بن ثابت شاعر دربارِ رسالتؐ

لہ سلیمان منصورپوری: رحمۃ للعالمین بحوالہ سیرۃ ابن ہشام۔